

مدیر کے نام

مظفر حسین لاہور

ایک ہی آیت کی تجلیات مختلف مفسروں کے قلوب پر جس طرح منعکس ہوئی ہیں ان کا ایک جا کر کے پیش کرنا مست ہی مفید اور عمدہ جدت ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

نصیر خلیفہ، نوشہرہ کلاں (نوشہرہ)

”مظفر بیگ مرحوم“ (جون ۱۹۹۹) کے بارے میں مصنف نے زیادہ تر ان کے مابینہ آئین کے ساتھ تعلق پر کام لیا ہے۔ حالانکہ ان کی زندگی کے دیگر گوشوں کے بارے میں بھی قارئین کو کچھ نہ کچھ معلومات دینا چاہیے تھیں۔ مصنف کو ان کے بنیادی کوائف مثلاً تعلیم، پیدائش اور لاہور آمد کے بارے میں بھی یقینی معلومات نہیں ہیں۔

محمد عبداللہ صالح، بھکر

مولانا گوہر رحمن کا مضمون ”سود کے جواز کے حیلے“ ایک جائزہ“ (جون ۱۹۹۹) ایک اہم اور عصری ضرورت کو پورا کرتا ہے اور ذہنوں میں موجود کئی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہے۔ قرآنیات پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔

سید حامد عبدالرحمن الکافی، صنعاء، یمن

تذکرہ سید مودودی دوم و سوم کے مطالعے میں (مئی ۱۹۹۹) ”مودودی اکیڈمی“ کی تاسیس کی قابل تحسین اور واجب عمل تجویز پیش کی گئی ہے تاکہ سید مودودی جیسی ہمہ پہلو شخصیت اور اس کے اثرات پر یکسوئی سے مخلصانہ انداز میں کام کیا جاسکے۔ اس سلسلے میں پہلی ضرورت یہ ہے کہ حیات شبلی کے طرز پر ایک ضخیم جلد میں سید مودودی کی سیرت مدون کی جائے۔ مختلف موضوعات پر مخلصانہ کام کا آغاز کیا جاسکتا ہے (۲۷ موضوعات کی فہرست دی گئی ہے)۔ اکیڈمی کی اپنی مناسب عمارت ہو، جہاں سید مودودی سے متعلق یادگار اشیا جمع کر دی جائیں۔ ملنی وسائل جمع کیے جائیں، مناسب افراد آگے آئیں اور منصوبہ بندی سے کام کیا جائے۔

محمد درویش، پشاور یونیورسٹی

الحمد للہ سید مودودی کا ترجمان القرآن آپ کے زیر ادارت خرم مراد کی فکر کی خوشبو لے ہوئے ہے۔ اپریل کا ترجمان نظر سے گزرا۔ ”اشارات“، ”انقلاب کی حکمت عملی“ اور ”اقبال کا تصور جملہ“ واقعی قابل تعریف ہیں اور دل کش بھی۔ بس ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے اقبال کا تصور جملہ میں ایک چیز نکلتی ہے کہ اقبال تصوف سے مایوس تھے، حالانکہ اقبال کی بنیاد تو تصوف ہے۔ یہ مثل و خرد پر عشق و جنون کی برتری جو کلام اقبال میں نظر آتی ہے، یہ عشق و جنون کیا ہے، تصوف ہی ہے۔ اقبال تو رومی، عطار، جامی سے متاثر ہے اور مولانا روم کو مرشد تصور کرتا ہے۔ اقبال کا مرد مومن تو دن کا مجاہد اور رات کا راجا ہے۔ اسلامی دنیا کی تحریکوں پر نظر ڈالی جائے تو مجدد الف ثانی، سید احمد شہید، بابا شہرمدی، امام حسن البنا، امام غیبی، بدیع الزمان نور دہی، صدیقی سوڈان، حاجی صاحب ترنگزی، یہ سارے تصوف کے کسی نہ کسی سلسلے میں ضرور منسلک تھے اس لیے ان تحریکات کا، پورا بھی تک